امام الکلام بھی لائے؛ لیکن میرے (اعتراضات) بند نہ کر سکے۔

ان فرعی مسائل میں تو واقعی میں محض اپنی قوت بیانیہ کی مشق کیا کرتا تھا یا قواعد مناظرہ کی؛ لیکن اصول میں واقعی تشفی وطمانیت نفس چاہتا تھا، مگر نہیں ملتی تھی۔ حقیقت اجماع، التزام وتعیین تقلید، سد باب، اجتہاد مطلق بلکہ اجتہاد فی المذہب اور اجتہاد منتسب اور قواعد ترجیحات ...... قیاس جلی، یا تعارض، یا عدم فقہ راوی، یا ترجیح مذہب راوی بروائت، وغیرہ باتوں میں میرا دل شکوک واضطراب سے لبریز تھا، اور میں واقعی برہان ویقین کے لیے تشنہ تھا۔ مگر کوئی بات دل میں اٹکنے والی نہیں ملتی تھی۔

میں نے درس میں محدود نہ رہ کر بطور خود اس باب میں بھی مطالعہ جاری رکھا۔ اور جن جن باتوں پر اساتذہ نے زور دیا، ان کو تو خاص طور پر محنت سے پڑھا۔ والد مرحوم نے ہمیں ...... **الأشباه والنظائر** بھی پڑھائی تھی۔ **فتح القدیر** عینی شرح ہدایہ، **بحر الرائق**، **شرح سفر السعادة علی الکنز**، **جواهر نیره شرح قدوری**، **شرح معانی الآثار**، **مختصر مشکل الآثار**، **المنار** کی تمام شرحیں جو مل سکیں، **تفسیر احمدی**، **ملا جیون**، اور بہت سی شرحیں وغیرہ دیکھتا اور مشکلات جو پیش آجاتیں اساتذہ سے حل کراتا، اور مسائل کا درس، درسیات کی جگہ عام وسعت اختیار کر لیتا۔

تاہم مجھے یاد نہیں کہ ان تمام مسائل میں اس وقت دل کو اطمینان حاصل ہوا ہو۔ صاف معلوم ہوتا تھا کہ حقیقت کچھ اور ہے اور جو کچھ ہے، محض بحث ورائے کا ایک طلسم ہے، جس میں الجھ کر بسا اوقات رہ جاتے ہیں اور مجبور ہو کر قدم روک لینا پڑتا ہے، لیکن حقیقت سامنے نہیں آتی۔ [آزاد کی کہانی خود آزاد کی زبانی ص ۲۳۵-۲۳۷]

اب ان کتابوں کا بھی پوری طرح شوق ہوا، جو ان مسائل پر بطریق مباحثہ ومناظرہ لکھی گئی ہیں۔ بڑا ذخیرہ گھر میں موجود تھا۔ بعض اردو کتب جدل وبحث جو نہیں تھیں، حاصل کر کے دیکھنے لگا۔ **ظفر المبین** کے رد میں **فتح المبین** اور **نصرة المجتهدین** لکھی گئی ہے۔ پھر اس کا جواب **کلام المتین** یا کسی ایسے ہی نام سے دیا گیا۔ اور اسی سلسلے میں فریقین کی متعدد کتابیں نکلی ہیں، اسی زمانے میں منگوا کر دیکھیں اور **فتح المبین** کے حاشیہ پر جا بجا اعتراضات لکھے۔ اسی زمانے میں "**معیار الحق**" دیکھی، اور اس کا جواب **ارشاد الحق** (**انتصار الحق**) مولانا ارشاد الحق رام پوری کا اور مجھ پر **معیار** کی سنجیدہ اور وزنی بحث کا بہت اثر پڑا۔ اور صاحب **ارشاد الحق** (**انتصار الحق**) کا علمی ضعف صاف صاف نظر آنے لگا۔ [آزاد کی کہانی خود آزاد کی زبانی ص ۲۳۷-۲۳۹]

جمہوریت کیا ہے؟

سلمان یوسف شگری

اکثریت پر یقین رکھتی ہے خواہ صحیح ہو یا غلط۔ مثلاً اسلام میں سود، رشوت، چوری اور زنا حرام ہے۔ اس کے خلاف چاہے اتفاق ہو، اکثریت ہو یا اقلیت۔ لیکن......! جمہوریت میں اگر اکثریہ کہیں کہ سود، رشوت، چوری اور زنا جائز ہونا چاہیے تو وہ قانوناً جائز بن جاتا ہے؛ جیسا کہ آج بعض مغربی معاشروں میں یہ سب چیزیں عام ہیں اور ان جرائم کو قانونی تحفظ حاصل ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر یہ جمہوریت ......اور اس سے ملتے جلتے نام جیسے ......آزادی...... مساوات...... خودمختاری ......سیاست یا الیکشن وغیرہ...... ہے کیا؟ کن کی ایجاد ہے؟ کس نے متعارف کروایا؟ اور کن کی بناوٹ ہے......؟ یہ سب یہودیوں کی ایجاد ہے......وہ کیسے......اگر آپ ٹھنڈے دماغ اور سچے دل سے حقیقت کو سمجھنا چاہتے ہوں اور اس سے متعلق اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہو تو......

دراصل جب یہودیوں نے دیکھا کہ مسلمانوں سے کھل کر مقابلہ کرنا ان کے بس کی بات نہیں۔ کیونکہ ایک سچا مسلمان بک سکتا ہے نہ جھک سکتا ہے اور نہ اس کے ساتھ مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لیے کوئی نہ کوئی راستہ نکالنا پڑے گا۔ سوچ بچار کے بعد ان کے شیطانی دماغ نے یہ سوچا کہ ہم ان مسلمانوں کی سوچ تبدیل کر کے دیکھتے ہیں۔ تو اس کے لیے انہوں نے آہستہ آہستہ مسلمانوں کے ذہنوں میں یہ بات ڈالنا شروع کر دی کہ ہم انسان جس کو اللہ نے عقل، شعور اور سمجھ سب کچھ دیا ہے، صحیح غلط کا فیصلہ خود کر سکتا ہے، نفع ونقصان خود سمجھ سکتا ہے، اپنے نفس کا خود مالک ہے۔ انسان کو جب یہ ساری خوبیاں دی گئی ہیں تو پھر ایک بندے کی بات کیسے مان سکتا ہے......؟ پھر وہ کسی ایک کے ماتحت کیسے رہ سکتا ہے؟ اس لیے ہر انسان کو چاہیے کہ اپنا فیصلہ خود کرے، اپنی مرضی سے چلے، اپنے رہنما کا انتخاب خود کرے۔

یہ سن کر کم علم اور کمزور ایمان والے مسلمانوں نے سوچا کہ یہ تو صحیح کہہ رہا ہے، ہم واقعی آزاد ہیں تو ایک بندے کے ماتحت کیسے زندگی گزار رہے ہیں؟! ہم تو اسلام کے قوانین اور اصولوں پر چل چل کر بہت تھک چکے تھے۔ آپ نے تو میں جینے کے شاندار اصول بتا دیے ہیں۔ تو ہمیں اس پر چلنے کا راستہ بھی دکھا دیں۔

یہاں سے خلافت اور جمہوریت کی جنگ شروع ہوتی ہے۔ یہاں سے دشمن نے آہستہ آہستہ مسلمانوں کے ذہنوں کو

تبدیل کرنا شروع کر دیا۔ اور ان کی یہ تکنیک کام آئی اور مسلمان بغاوت پہ اتر آئے، فتنہ برپا کرنا شروع کر دیا اور لوگ اسلام کے خلاف اٹھنا شروع ہو گئے۔ آزادی، خودمختاری اور مساوات کے نعرے لگانے لگے۔ اس کا یہودیوں کو یہ فائدہ ہوا کہ مسلمانوں میں ایک بغاوت شروع ہوئی اور یہاں سے فتنہ اٹھا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور سے لوگوں نے خلافت کے خلاف آواز اٹھانا شروع کر دی اور ایک وقت آیا کہ اسلام کا تیسرا خلیفہ اور رسول اللہ ﷺ کے دہرے داماد جس کے میں بارے خود رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ میں اس سے کیوں نہ حیاء کروں جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں اور فرمایا کہ اگر میرے پاس کوئی اور بیٹی بھی ہوتی تو وہ بھی میں عثمان رضی اللہ عنہ کے عقد میں دے دیتا، اس کو شہید کر دیا گیا یہاں سے بغاوت کا آغاز ہو گیا اور یہودا اپنے ناپاک عزائم میں کامیاب ہوئے اور یہاں سے یہودا اپنے نئے مشن کے ساتھ نمودار ہوئے۔

یہودی ان الفاظ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ وہ کہتے ہیں کہ ایک وقت آئے گا کہ ان سارے الفاظ کو دفن کر دیا جائے گا اور صرف ایک کی مطلق العنان حکمرانی ہوگی ...... وہ ہے ہماری......!

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ ان الفاظ سے کیا نتیجہ حاصل ہوتا ہے؟ یہودیوں کا یہ مقصد ہے کہ ان الفاظ سے انسانوں کے درمیان ایک تصادم برپا ہو۔ اس تصادم کو ختم کرنے کے لیے کسی تیسرے فریق کی ضرورت پڑے گی اور اس کے لیے ہم اصول وضع کریں گے۔ اسی لیے انہوں نے مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کی خاطر ایک طریقہ ایجاد کیا جس کو آج کی دنیا ''الیکشن'' کے نام سے جانتی ہے۔

الیکشن میں عوام اپنی مرضی سے ووٹ ڈالیں گے اور اپنی مرضی سے لیڈر چنیں گے۔ اپنے راہنما کا انتخاب کریں گے پھر عوام ان کے آگے اپنے مطالبات پیش کریں گے۔ اب آگے کیا ہوگا؟! پڑھیے یہودیوں کے اصول، وہ کہتے ہیں:

جو لیڈر عوام منتخب کرتے ہیں، وہ چاہے خوب پڑھا لکھا ہو، اس کے پاس حکومت چلانے کا فنی تجربہ نہیں ہوتا، وہ جب حکومت کی کرسی پر بیٹھ جائے تو گھبرا جائے گا۔ اس کے اندر کنفیوژن آجاتی ہے اور وہ ڈگمگا جاتا ہے۔ کیوں......؟ حکومت چلانا ہر کسی کے بس کی بات نہیں، کیونکہ جو عہدیدار دوسرے کو چارج منتقل کرتا ہے وہ اس کو ہر راز سمجھاتا ہے، اس عہدے کی...... خامیاں...... خوبیاں...... کمزوریاں...... راز کی باتیں...... کس طرح حکومت قائم رہتی ہے......؟ کس طرح کمزور پڑ جاتی ہے......؟ عوام کو کس طرح ڈیل کرنا ہے...... اب جب اسے ان ساری باتوں کا کچھ بھی پتہ نہیں ہوتا تو اسے کسی مشیر کی ضرورت پڑے گی۔ اس وقت ہم آگے بڑھیں گے اور اس کو سارے اصول...... قوانین...... ضوابط...... طور طریقے...... ہم

دیں گے، ہم اس کو ورکشاپ کے لیے اپنے پاس بلائیں گے اور یہ دیکھیں گے کہ اس کی کمزوری کیا ہے۔ اگر اس کی کمزوری عیاشی ہے، تو ہم اس کو عیاشی کے ہر وہ سامان مہیا کریں گے جو وہ چاہتا ہے۔ کیونکہ یہودیوں کے اصول میں ہر غلط کام یا غلط حرکت جس کا نتیجہ اچھا نکلتا ہو وہ کام، وہ حرکت صحیح اور درست ہے۔

آپ یقین نہیں کریں گے اس پر جو آپ کو بیان کر رہا ہوں۔ لیکن اگر آپ حقیقت تک پہنچنا چاہتے ہیں تو غور کیجئے اور تاریخ پڑھیے اور اب تک...... جو کچھ ہوا، یا...... جو کچھ ہو رہا ہے...... اس پر غور و فکر ضرور کیجئے۔

اب اگر وہ پیسوں سے بکتا ہے تو اسے خرید لیتے ہیں اور اس طرح اچھی طرح ہم خاطر داری کریں گے۔ اب آپ خود بتائیں کہ ایک انسان کو ہر وہ چیز مل جائے جس کی وہ خواہش رکھتا ہے اور ہر وہ کام ہو جو وہ چاہتا ہے، تو بھلا کون نہیں چاہتا کہ ان کی باتوں کو مان لے، ان کے طور طریقے کو اپنائے، خصوصاً آج کے مسلمان جن کی ایمان کی کمزوری کفر کی سرحد سے ملی ہوئی ہے۔ یہ ہوگئی جمہوریت...... الیکشن...... آزادی...... خود مختاری...... مساوات......!

اب سنیئے سیاست کے بارے میں یہودی کیا کہتے ہیں۔ یہ بھی انہی کی ایجاد کردہ ہے نا......؟

سیاست کے اصول...... ایمانداری...... جرأت...... خودداری...... سچائی...... امانت داری...... ایسا کوئی بھی عمل جو انسان کو ایک بات پر قائم رکھتا ہو...... یہ سب میدان سیاست میں گناہ ہیں......!

اب دیکھیں کہ آج پوری دنیا میں مسلمانوں کے ہاتھوں میں ۵۵ سے زائد مسلم ممالک ہیں اتنے بڑے ممالک میں مسلمانوں کی اکثریت اور حکومت ہونے کے باوجود اصل حکمرانی کن کی ہے......؟ اصول، قانون، طور طریقے...... کن کے ہیں آج ہم ایک مسلمان ہونے کے ناطے یہ تو دیکھیں کہ آج مسلمانوں کی صورت و سیرت...... طور طریقے...... اٹھنا بیٹھنا...... لین دین...... کاروبار...... تعلقات...... کن سے ملتے ہیں...... اسلام سے یا یہود و ہنود سے......؟

جب وہ لوگ اس مشن میں کامیاب ہوگئے تو اس مشن کو جاری رکھنے کے لیے ان کے شیطانی دماغوں نے ایک اور طریقہ سوچا...... پھر بدلتے حالات کے ساتھ ہر فرد تک پہنچنا ممکن نہیں تھا، اس کے لیے کوئی طریقہ کار سوچنا پڑے گا۔ اس کے لیے انہوں نے...... صرف...... تین راستے اپنائے:

{ا} ہمارے مسلم حکمرانوں کو اپنے قبضے میں کریں: یہ ان کے لیے الیکشن نے بہت آسان کر دیا۔ کیسے؟ میں آپ کو بتاتا ہوں......؟ الیکشن ہوں گے، لوگ اپنی مرضی سے راہنما کا انتخاب کریں گے۔ پھر منتخب نمائندے کے پاس حکومت چلانے کا تجربہ نہیں ہے، اس لیے حکمرانوں کو ہم اپنے پاس بلالیں گے اور ان کی ورکشاپ کریں گے ان کی تربیت

کریں گے۔اور ساتھ ساتھ یہ بھی دیکھیں گے کہ ان کی کمزوری کیا ہے۔اس حساب سے ہم ان کو اپنے قابو میں کرلیں گے۔

(۱) اگر عیاش ہے تو اس کو عیاشی کرائیں گے۔

(۲) اگر پیسوں سے بکتا ہے تو اس کو اتنا پیسہ دیں گے کہ کسی دوسرے کے پاس جانے کی نوبت ہی نہ آئے۔

سب جانتے ہیں کہ آج ہمارے حکمران اس کام میں کہاں تک پہنچے ہیں۔جس طرح خاندانی منصوبہ بندی،حفاظتی ٹیکے اور پولیو کے نام پر جو کام ہورہا ہے۔یہ ایسا کام ہے جسے ہم لوگ بھی قبول کرتے ہیں۔اور خصوصاً مذکورہ بالا تین چیزیں پڑھ کر سوال اٹھے کہ...... یہ کیسے ہوسکتا ہے؟اس میں ان کا کیا فائدہ ہے......؟ اس میں تو بہت فائدے ہیں غیور مسلمانو......!!

ایک حقیقت سامنے رکھنے جارہا ہوں اس پر غور کرنا اور اگر آپ کو سچا لگے تو اس پر عمل بھی کرنا......!ہم خاندانی منصوبہ بندی کے قائل نہیں۔کیونکہ اللہ کے نبی ﷺ نے اپنے ماننے والوں کو یہ حکم فرمایا"**تزوجوا الودود الولود فإني مكاثر بكم الأمم**" [الحدیث] "ایسی عورت سے شادی کرو جو زیادہ بچے دینے والی اور بہت زیادہ پیار کرنے والی ہو،کیونکہ میں اپنی امت کو بڑھانا چاہتا ہوں۔" اور اللہ رب العزت فرماتا ہے"غربت کے ڈر سے اپنے بچوں کے ساتھ ایسا سلوک مت کرنا کیونکہ ان کو بھی اور تم کو بھی رزق ہم دیتے ہیں۔"

ہر انسان اپنی قسمت خود لے کر آتا ہے،ایسے کتنے لوگ ہیں کہ شادی سے پہلے ان کے پاس کچھ بھی نہیں تھا اور شادی کے بعد بہت کچھ آتا ہے،پھر جب ان کے گھر بچہ ہوتا ہے وہ اور زیادہ کماتا بھی ہے۔یہ سب اپنی اپنی سوچ ہے۔اور اللہ رب العزت حدیث قدسی میں فرماتا ہے"میں بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں،جو آپ کی سوچ ہوگی ویسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ دنیا میں کوئی پتھر،کوئی بندر،کوئی گائے کو اپنا معبود بنا کے ان سے مانگتے ہیں تو کیا ان کی حاجات پوری نہیں ہوتیں؟

اسی لیے ایک دن علاقے کے بڑے ڈاکٹر میرے گھر تشریف لائے تو میں بہت حیران تھا کہ اتنے بڑے لوگ...... مجھ جیسے غریب کے گھر میں کیسے آنا ہوا؟ جب بیٹھے تو ڈاکٹر صاحب نے کہا: آپ اپنے بچوں کو پولیو کیوں نہیں پلاتے......؟ جی ہاں ہم نہیں پلاتے۔میرے چند سوالات ہیں،جن کا آپ جواب دیجیے تو میں پلالوں گا۔

(۱) میرے گھر میں کوئی بیمار نہیں،پھر بھی آپ کیوں زبردستی کررہے ہیں......؟

(۲) اتنے چھوٹے سے کام کے لیے ڈیوٹی چھوڑ کے اتنی بڑی ہستی گھر میں خود تشریف لائی ہے۔کوئی ایمرجنسی مریض بھی آسکتا ہے اور آپ کی عدم موجودگی اس مریض کی جان بھی لے سکتا ہے۔کیوں......؟

(۳) اگر میں کہتا کہ ڈاکٹر صاحب میں بہت بیمار ہوں،چیک اپ کے لیے گھر آجائیں،تو کیا آپ آتے......؟

(۴) اگر گورنمنٹ عوام کے ساتھ اتنی مخلص، عوام کی اتنی خیال رکھنے والی ہے جو بیمار ہونے سے پہلے ہی حفاظتی انتظامات شروع کر دیے ہیں۔تو ہسپتالوں میں کیا حالات ہیں؟ ان میں دوائیوں کا بندوبست کیوں نہیں کرتے؟

(۵) کتنے لوگ ہیں جن کو آپریشن کی ضرورت ہے لیکن استطاعت نہ ہونے کی وجہ سے آج گھروں میں سڑ رہے ہیں، حکومت ان کا علاج کیوں نہیں کرتی؟

(۶) ڈاکٹر حضرات اپنے کلینک کھول کر ڈیوٹی ٹائم میں مریض سے کہتے ہیں کہ شام کو کلینک پر آ جائیں، وہاں آپ کی اچھی طرح چک اپ ہوگی، یہاں پر چیک اپ کا سامان نہیں ہے۔اور بیچارا مریض مجبور ہوکر کلینک پر جاتا ہے تو اس سے بھاری فیس لیتے ہیں۔ڈاکٹر انسان کو بچانے کے لیے ہوتا ہے، وہ تو انسان کی جان لیتا ہے۔جتنا بڑا ڈاکٹر ہوگا اتنی زیادہ اس کی فیس ہوتی ہے، کیوں......؟

(۷) پولیو کے قطروں پر آج آپ مجھے اتنا مجبور کر رہے ہیں، اس ملک کے اندر کتنے لوگ پولیو کے شکار ہیں......؟ پورے تین گھنٹے کی بحث میں بہت ساری ایسی باتیں سامنے آئیں جن کا مجھے بھی علم نہیں تھا......تو وہ ایسے موڑ پر کھڑا تھا جہاں اس کے پاس کوئی جواب نہیں۔اس وقت ایسی بہت سی حرکتیں جو اس دور میں ہو رہی ہیں وہ مسلمانوں کے خلاف سازش ہیں۔یہ سب یہودیوں کی چال ہے......کیا کسی کے پاس میرے ان سوالوں کا جواب ہے......؟

آج پولیو ڈے کو ہر گھر تک عملہ پہنچتا ہے، وہ ہمیں پلانے پر مجبور کرتے ہیں کیوں......؟ جو بیمار ہے اس کو نہیں دیکھتے، جو تندرست ہے اس کو مجبور کر رہے ہیں۔تو یہ سب اس لیے کرتے ہیں کہ ان کو پیسہ ملتا ہے۔یہودی ضرورت سے زیادہ ان کاموں پر خرچ کر رہے ہیں اور ہم مسلمان ضرورت سے زیادہ ان کے لیے کام کرتے ہیں۔آج ہمارے ملک کے حالات دیکھو قصور ان لوگوں کا نہیں جو امریکہ، برطانیہ یا اسرائیل میں بیٹھا ہوا ہے، بلکہ غلطی تو ہماری ہے جو ان کے لیے کام کرتے ہیں۔آج نیٹو افواج کو سپلائی کون دیتا ہے؟ ہم مسلمان جو پانچ وقت کے نمازی ہیں، جو مسلمان ہونے کا دعوی کرتے ہیں، کیونکہ آج یہودیوں نے ہمارے مسلم حکمرانوں کو خرید لیا ہے۔آج اس ملک میں اسلامی حکومت کیوں نہیں آتی؟ کیا اس میں رکاوٹ اسرائیل، امریکہ اور برطانیہ ہے یا اس ملک میں بسنے والے مسالک کے راہنما......؟

ایک آسان سا فارمولہ ہے کہ ملک کے صرف پانچ دس نمائندے آپس میں اتفاق کر لیں کہ اسلام کے ساتھ مخلص رہیں گے تو آپ اس ملک میں اسلام نافذ کر سکتے ہیں۔اگر وہابی، دیوبندی، بریلوی اور شیعہ کے راہنما اتفاق کر لیں کہ ہم نے اپنے مسلک کو نہیں اسلام کو نافذ کرنا ہے، تو اللہ کی قسم ہے پھر اسلام کے نفاذ میں کوئی رکاوٹ نہیں...... یہ میرا دعوی بھی

ہے اور یقین بھی..... آج ہر کوئی اپنے اپنے مسلک کو نافذ کرنے کی کوشش میں ہے، اسلام کو نہیں؛ کیونکہ پاکستان میں تقریباً اٹھانوے فیصد مسلمان ہیں ان مسلمانوں کو ان چار پانچ مسالک کے قائدین نے یرغمال بنا رکھا ہے، ورنہ عوام اپنے راہنما کے حکم پر چلنے والے ہوتے ہیں۔تو یہودیوں نے سب سے پہلا یہ کام کیا کہ حکمرانوں کو اپنے قبضے میں کرلیا۔سو انہوں نے وہ کام کردیے جو آج ہمارے سامنے ہیں۔کوئی چیز بھی عوام سے مخفی نہیں ہے۔

{۲} **سارے دنیا کی الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا پر قبضہ کرلو**۔سارے اخبارات، سارے ٹی وی چینل ہمارے ہونے چاہئیں۔ ہماری میڈیا کو ہی گھر گھر عام ہونا چاہیے۔

{۳} **تیسرا کام انٹرنیٹ**۔آج پوری دنیا میں دیکھیں ان چیزوں کے اثر سے آج کا معاشرہ کس حد تک بگڑا ہوا ہے، کس حد تک بگڑتا جا رہا ہے۔مسلمانوں کا آئیڈیل آج یہی ٹی وی چینلز ہیں۔یہی ہالی ووڈ، بالی ووڈ اور لالی ہے اور ان میں کام کرنے والے مسلم نوجوان لڑکے اور لڑکیاں بھی ہیں۔ان کی صورت وسیرت دیکھو، ان کا لباس، ان کے طور طریقے نئے سے نئے فیشن......اب تو یہ چیزیں اتنی سستی کردی گئی ہیں، ہر نت نئے پیکج کے ساتھ سستے سے سستا اور ہر فرد کی پہنچ میں، ہر کسی کے پاس......اور استعمال کرنے والے ہم مسلمان......آج اس دور میں کیا مسلمانوں کے پاس کوئی ایسا چینل ہے جس سے آپ بحیثیت مسلمان خالص اسلام کی اشاعت کرسکیں؟ آج صرف ان لوگوں کو چینل دیا جاتا ہے جس سے ان کو کوئی نقصان نہ ہو۔

آج موبائل فون کمپنیوں کو دیکھیں۔ ہر کمپنی نئے سے نئے، سستے سے سستے آفرز دے رہی ہے، ان سے کن کو فائدہ ہو رہا ہے......؟ یہ ساری فحاشی، عریانی، غلط کام کون کررہا ہے؟......آج ہمارے دینی راہنما کدھر ہیں؟......آج مسلم علماء کدھر ہیں؟......آج کیا ہم مسلمان عالم دین ہونے کے ناطے، ایک مسلم راہنما ہونے کے ناطے کیا کررہے ہیں؟ کیا سب مرچکے ہیں یا صرف جلسے جلوسوں کی حد تک ہمارا ایمان رہ گیا ہے......؟ آج معاشرے کو کہاں پہنچا دیا گیا ہے......؟

اے مسلمانو......! اللہ کے لیے جاگو اپنے آپ کو پہچانو! اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرو۔ حالات کو سمجھو، حالات کی چالاکیوں کو سمجھو، دشمنوں کے بچھائے ہوئے جالوں سے اپنے آپ کو نکالو......وہ ذات تجھے آواز دے رہی ہے جس نے تجھے پیدا کیا......تندرستی دی......صحت دی......عزت دی......نام دیا......خاندان دیا......شہریت دی...... مال ودولت سے نوازا۔

﴿و أنتم الأعلون إن كنتم مؤمنين﴾[آل عمران ۱۳۹]

آج بھی یہ سب کچھ بدل سکتا ہے۔بگڑے ہوئے حالات کو تم سدھار سکتے ہو، اس دنیا میں تمہاری ہی حکمرانی ہوگی۔ لیکن ایک شرط ہے جو تمہیں ماننا پڑے گا۔اس پر عمل کرنا ہی پڑے گا۔بس صرف اتنا کرو کہ "مؤمن" بن جاؤ، اپنے اندر قوت